besturdubooks.wordpress.com

جلد دوم

جواہر الفقہ

فقہی رسائل و مقالات
کا نادر مجموعہ

مفتی اعظم پاکستان
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۴

Scanned with CamScanner

besturdubooks.wordpress.com

۲۱

اعلام السؤول عن أعلام الرسول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

علم نبوی کی تحقیق

Scanned with CamScanner

besturdubooks.wordpress.com

تاریخ تالیف ــــــــ ۷/شعبان ۱۳۹۰ھ (مطابق ۱۹۷۰ء)
مقامِ تالیف ــــــــ جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں جہاں نظریاتی فتنے اٹھائے گئے، وہاں لاتعداد جھنڈے بھی برآمد ہوئے، ہر ایک پارٹی نے اپنے زعم کے مطابق اپنے نظریات کے لئے مخصوص جھنڈے استعمال کئے جن کو ان نظریات کا مظہر قرار دیا گیا۔

ایک جماعت نے اپنے جھنڈے کو خالص ''علم نبوی'' قرار دیا، اس پر اطراف ملک سے بے شمار سوالات آنے لگے، پیش نظر رسالہ میں یہی سوال و جواب مذکور ہیں اور شاید اس موضوع پر یہ اپنی طرز کا پہلا اور انوکھا رسالہ ہے۔

Scanned with CamScanner

besturdubooks.wordpress.com

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آج کل سیاسی ہماہمی اور انتخابی سرگرمیوں کے سلسلہ میں جھنڈوں کا مقابلہ بھی ہو رہا ہے، ایک جماعت کا سیاہ اور سفید دھاریوں والا جھنڈا ہے، یہ جماعت کہتی ہے کہ یہ پرچم نبوی ہے اور حدیث سے اس کا ثبوت دیا جاتا ہے، کہتے ہیں، کہ حدیث شریف میں علم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لفظ ''النمرۃ'' وارد ہوا ہے، جو علم مذکور کا مصداق ہے کیا ان لوگوں کا یہ بیان صحیح ہے؟ اگر سیاہ وسفید دھاریوں والا جھنڈا استعمال کرنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو کیا اس جھنڈے کو کوئی تقدس حاصل ہے اور کیا اس کو دفع مصائب کے لئے گھروں پر لگا دینا درست ہے؟ یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ علم مذکور کے علاوہ دوسرے رنگوں کے جھنڈے استعمال کرنا بھی سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے؟

المستفتی

محمد عبد المنان

مدینہ مسجد کھلنا

(مشرقی پاکستان)

Scanned with CamScanner

besturdubooks.wordpress.com

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم مبارک کس قسم اور کس رنگ کا تھا، اور موجودہ سیاسی پارٹیوں میں سے ایک پارٹی سیاہ وسفید دھاریوں والے علم کو جو علم نبوی کہتی ہے، اس کی کیا حیثیت ہے؟ یہ سوالات آج کل اطراف پاکستان سے آرہے ہیں، اور اس کو بلاوجہ بحث وجدال کا ایک نیا موضوع بنا دیا گیا ہے، ایک پارٹی اپنے جھنڈے کو خصوصی طور پر علم نبوی کہنے پر مصر ہے، دوسری پارٹیاں اس کی مخالفت پر ہیں، اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ واقعہ کی اصل حقیقت مستند روایات حدیث سے واضح کر دی جائے۔

واقعہ یہ ہے کہ لفظ ''عَلَم'' کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کوئی روایت کتب متداولہ میں نہیں ملی، لفظ ''لواء'' اور ''رایہ'' کے الفاظ سے حدیث میں مختلف روایات آئی ہیں، ''لواء'' اور ''رایہ'' بھی جھنڈے ہی کو کہا جاتا ہے۔

اس میں علمائے حدیث ولغت کا اختلاف ہے کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے؟ بعض کا قول یہ ہے کہ کوئی فرق نہیں، بلکہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں، اور اکثر حضرات نے فرق کیا ہے، امام ترمذیؒ نے دونوں لفظوں کے الگ الگ باب قائم کر کے اس فرق کی طرف اشارہ کیا ہے۔

عام طور سے حضرات محدثین اور علمائے لغت کے اقوال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ''لواء'' بڑے جھنڈے کو کہتے ہیں، جو امیر المؤمنین کے ساتھ رہتا ہے، اور

Scanned with CamScanner

besturdubooks.wordpress.com

مقام امیر کا پتہ دیتا ہے، اور ''رایہ'' چھوٹے چھوٹے جھنڈے ہوتے ہیں، جو لشکر کے مختلف حصوں کے نشانات ہوتے ہیں، بعض حضرات نے اس کے برعکس بھی کہا ہے، اور روایات حدیث و تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی لواء کی جگہ رایہ اور رایہ کی جگہ لواء کا لفظ بھی توسعاً استعمال کیا گیا ہے، اسی لئے بعض حضرات نے دونوں لفظوں کو ہم معنی قرار دیا ہے، اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود شریک جہاد ہوتے تھے تو ان دونوں یعنی لواء اور رایہ کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوتی تھی، لواء النبی اور رایۃ النبی کہا جاتا تھا۔

عام روایات حدیث جن کی تفصیل بعد میں آتی ہے اس پر شاہد ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لواء مبارک (یعنی بڑا جھنڈا) سفید تھا، ترمذی کی روایت سے ثابت ہے کہ فتح مکہ کے وقت بھی سفید لواء ہی آپ کے ساتھ تھا، اور بعض روایات سے کسی وقت سیاہ لواء کا استعمال بھی معلوم ہوتا ہے۔ (کما ذکرہ ابن قیم فی الزاد) البتہ چھوٹے جھنڈے جو خاص خاص قبائل اور لشکر کے مختلف حصوں کی علامت سمجھے جاتے تھے، وہ مختلف رنگ کے ثابت ہیں، ان میں سفید رنگ بھی ثابت ہے، سرخ بھی، زرد بھی، سیاہ بھی اور سیاہ و سفید کا مجموعہ بھی، جس کی تشریح شراح حدیث نے یہ کی ہے کہ اس میں سیاہ و سفید خطوط تھے، اور عمدۃ القاری میں علامہ عینیؒ نے ان مختلف رنگوں کی وجہ یہ بتلائی ہے، کہ اوقات مختلفہ میں مختلف رنگ استعمال کئے گئے ہیں، (قلت وجہ الاختلاف باختلاف الاوقات عمدۃ، ص:۲۲۳، ج:۱۴) مجموعہ روایاتِ حدیث سے جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ بڑا جھنڈا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا تھا وہ تو عموماً سفید رہتا تھا، کیونکہ سفید رنگ آپ کو محبوب بھی تھا، اور کبھی سیاہ بھی استعمال ہوا ہے، اور لشکر کے مختلف حصوں کے لئے چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے سفید، سیاہ، سرخ، زرد اور سیاہ سفید سے مرکب

Scanned with CamScanner

besturdubooks.wordpress.com

استعمال ثابت ہے، اس مجموعۂ تعامل سے معلوم ہوتا ہے کہ جھنڈوں کا کوئی خاص رنگ مطلوب ومقصود نہ تھا، بلکہ وقت پر جس رنگ کا کپڑا میسر آ گیا وہ استعمال کر لیا گیا، اور یہی اسلامی سادگی اور اسلامی تعلیمات کا اصل مزاج ہے، سیرت حلبیہ کی روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ "رایہ سوداء" جس کا ذکر حدیث میں ہے وہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ایک چادر سے بنایا گیا تھا، یہ خود اس بات کی دلیل ہے کہ وقت پر جیسا کپڑا آسانی سے مل گیا اس کو استعمال کر لیا گیا۔

اور یہ رواج جو آج کل تمام ممالک اور تمام اقوام میں چل گیا ہے کہ ہر قوم اور ہر ملک کا جھنڈا اور اس کا مخصوص رنگ و ہیئت ایک مستقل قومی نشان سمجھا جاتا ہے، اور اسی کو قوم کے اندازِ فکر کا مظہر قرار دیا جاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جھنڈے اس کام کے لئے استعمال نہ ہوتے تھے، بلکہ وہ صرف جنگ و جہاد میں نظم و ضبط قائم رکھنے کے لئے تھے، اسی وجہ سے ان کے رنگ اور ہیئت کا مختلف اوقات میں مختلف ہونا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے، اگر جھنڈوں کو مستقل قومی نشان اور اسلامی فکر وعمل کا آئینہ دار بنانا مقصود ہوتا، تو یہ صورت ہرگز نہ ہوتی کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی چادر مل گئی تو اس کا جھنڈا بنا لیا اور کبھی کسی رنگ کا، کبھی کسی رنگ کا جھنڈا استعمال فرمایا، اس زمانہ میں جو جھنڈے کو قومی نشان اور قومی اندازِ فکر کا مظہر بنا کر استعمال کیا جا رہا ہے، یہ بھی اگرچہ کوئی ناجائز فعل نہیں، مگر اس کو سنت نبوی کہنا بھی درست نہیں۔

جس مخصوص رنگ کے جھنڈے کو ایک خاص پارٹی علم نبوی کہنے پر اصرار کرتی ہے، اس کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ وسفید رنگ کا جھنڈا بھی استعمال فرمایا ہے، اسی لئے حدیث میں سوداء من نمرۃ کا لفظ آیا ہے، شارحین اس کا مطلب یہ بتاتے ہیں کہ اس میں سیاہ وسفید خطوط کی آمیزش

Scanned with CamScanner

besturdubooks.wordpress.com

تھی، لیکن اس آمیزش کی ہیئت کیا تھی؟ خطوط کی تعداد کتنی تھی؟ دھاریاں تھیں تو اوپر سے نیچے کو تھیں یا کسی دوسری طرح ٹیڑھی تھیں، یا سیدھی؟ اس کی کوئی تفصیل روایات میں نہیں آئی، لہٰذا کسی خاص ہیئت ونوعیت کا تعین پھر اس کی خصوصیت اور اس میں خاص تقدس کا ادّعاء بالکل غلط اور بے دلیل ہے، اس کے علاوہ اگر کوئی شخص یا جماعت اپنے جھنڈے میں ٹھیک وہی رنگ اور وہی ہیئت اختیار کرے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، تب بھی اس کو علم نبوی یا پرچم نبوی کہنا ایسا ہی ہوگا جیسے کوئی شخص سیاہ دستار استعمال کرے، اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتح مکہ اور دوسرے مواقع میں سیاہ عمامہ استعمال فرمانا مستند احادیث سے ثابت ہے تو وہ محض اس رنگ کے اشتراک کی بناء پر اپنی دستار کو دستار نبوی یا عمامہ نبویہ کہنے لگے۔

امت نے لباس اور رنگ وغیرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کا ہر زمانہ میں بڑا اہتمام کیا ہے اور آپ کے ساتھ ادنیٰ مشاکلت کے ثواب اور سعادت ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں، مگر یہ کہیں نہیں سنا گیا کہ کسی نے اس اشتراک رنگ کی وجہ سے اپنی قمیص کو قمیص نبوی یا اپنی دستار کو دستار نبوی کہا ہو، جھنڈوں کے رنگ میں بھی امت نے ضرور آپ کے جھنڈوں کے رنگ وغیرہ کی متابعت کی کوشش ہر زمانہ میں کی ہوگی، لیکن یہ سننے میں نہیں آیا کہ اس متابعت کی وجہ سے کسی نے اپنے جھنڈے کو علم نبوی کہا ہو، آج بھی اگر کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت کی نیت سے سیاہ وسفید جھنڈا استعمال کیا، خواہ وہ مشابہت پوری بھی نہ ہو تو اس نیت کا ثواب اس کو ضرور ملے گا، مگر اس کو علم نبوی کہہ کر دوسروں پر اپنے تفوق جتاتے پھرنے کا کوئی جواز نہیں، اس سے وہ ثواب بھی ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہے، خاص طور سے عوام کو یہ جتانا جیسا کہ سوال میں کہا گیا ہے

Scanned with CamScanner

besturdubooks.wordpress.com

بالکل ہی بے اصل ہے کہ اس خاص ہیئت کا پرچم اگر مکانات پر لگایا جائے تو دفع مصائب کا ذریعہ بنے گا۔

اس کے علاوہ اس وقت قابل غور بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرامؓ کے مجموعی تعامل میں جس چیز کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی گئی، کہ جھنڈے کا رنگ کیسا ہو اسی کو ایک سب سے بڑا مسئلہ بنا دینا حدود سے کس قدر تجاوز ہے؟ کیا مقاصد اسلامیہ انھی دلائل سے ثابت کئے جاتے ہیں؟ اگر کوئی بری سے بری جماعت ٹھیک اس رنگ اور ہیئت کا جھنڈا استعمال کرنے لگے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال کیا تھا تو کیا یہ جھنڈے کا رنگ اس کی حقانیت کی دلیل اور اس کے تقدس کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس فضول جدال سے بچیں اور کام کی باتوں میں وقت اور توانائی صرف کریں

یہ جو کچھ لکھا گیا ہے، اس کی شہادت کے لئے روایات حدیث اور اس پر ائمہ حدیث کی چند تصریحات اہل علم کے لئے نقل کی جاتی ہیں، خدا کرے کہ شرح صدر اور رفع نزاع کا ذریعہ بنیں۔ واللہ الموفق والمعین

جھنڈے کے رنگ کے متعلق احادیث

۱ باب ما جاء فی الالویہ.........عن جابرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم دخل مکة و لوائه ابیض۔ (رواہ الترمذی)

۲ باب ما جاء فی الرایات.........سئل عن البراء بن عازبؓ عن رایة رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم، فقال: کانت سوداء مربعة من

Scanned with CamScanner

besturdubooks.wordpress.com

نـمـرة رواه الترمذی و قال هذا حدیث حسن صحیح الخ و اخرجه ابـوداؤد والـنسـائی ایضا۔ و فی تفسیر النمرة قال علی القاری: هی بـردة مـن صـوف یـلبسهـا الاعـراب فیهـا تـخـطـیـط مـن سـواد و بیـاض............و عـن ابن عباسؓ قال کانت رایة رسول الله صلی الله عـلیـه و سلم سوداء و لوائه ابیض۔ رواه الترمذی و قال هذا حدیث غریب من هذا الوجه

(ترمذی،ص:۲۳۷، ۲۳۸،ج:اول وفی مجمع الزوائد ص:۳۲۱، ج:۵)

۳ عـن ابـن عبـاسؓ و بـریـدةؓ ان رایـة رسول الله صلی الله علیه و سلم کـانـت سوداء و لوائه ابیض (رواه ابو یعلی و الطبرانی ، و فیه حبان بـن عبیـد الـلـه بیض له ابن ابی حاتم فهو مجهول، و بقیة رجال ابی یعلی ثقات)

و عـن ابـن عبـاسؓ قـال: کانت رایة رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم سـوداء، و لـوائه ابیض، مکتوب فیه لااله الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ قلت و رواه التـرمـذی و ابـن مـاجه خلا الکتابة علیه رواه الطبرانی فی الاوسط و فیه حیان و بقیة رجاله رجال صحیح۔

۴ و فی زاد المعاد.................و کانت له رایة سوداء یقال لها عقاب و فی سنن ابی داؤد عن رجل من الصحابة رایت رایة رسول اللّٰہ صلی الـلّٰـه عـلیـه و سلم صفراء و کانت له الویة بیضاء، و ربما جعل فیها الاسود ۔(زادص:۳۳،ج:۱)

۵ و فـی عـمدة القاری، و روی ابو الشیخ ابن حبان من حدیث عائشة قالت: کان لواء رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و سلم ابیض۔

Scanned with CamScanner

besturdubooks.wordpress.com

۶　و روی ابو داؤد من روایة سماک بن حرب عن رجل من قومه عن آخر منهم قال: رایت رایة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم صفراء۔

و روی الطبرانی فی الکبیر من حدیث جابرؓ :ان رایة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم کانت سوداء۔

۷　و روی ابن ابی عاصم فی کتاب الجهاد من حدیث کُرز بن اسامةؓ عن النبی صلی اللّٰه علیه و سلم انه عقد رایة بنی سلیم حمراء۔

۸　و روی ایضاً من حدیث بریدةؓ یقول: کنت جالساً عند رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم فعقد رایة الانصار و جعلها صفراء۔

قال العینی: فان قلت ما وجه التوفیق فی اختلاف هذه الروایات؟ قلت: وجه الاختلاف باختلاف الاوقات۔ (عمدة،ص:۲۳۳،ج:۱۴)

۹　و فی السیرة الحلبیة من غزوة البدر الکبریٰ ما نصه و دفع صلی اللّٰه علیه و سلم اللواء و کان ابیض الی مصعب بن عمیرؓ ،و کان امامه صلی اللّٰه علیه و سلم رایتان سوداوتان احداهما مع علی بن ابی طالبؓ ای و یقال لها عقاب و کانت من مرط عائشةؓ (و فیه بعد ذالک)

و فی الامتاع انه صلی اللّٰه علیه و سلم عقد الالویة و هی ثلاثة، لواء یحمله مصعب بن عمیرؓ و رایتان سوداوتان، احداهما مع علی بن ابی طالبؓ، و الاخریٰ مع رجل من الانصار ۔ و فیه اطلاق اللواء علی الرایة، و قد تقدم ان جماعة من اهل اللغة صرحوا بترادف اللواء و الرایة۔

(سیرة حلبیة،ص:۵۳۳،ج:۱)

Scanned with CamScanner

besturdubooks.wordpress.com

۱۰ قال ابن اسحاق عن عبد الله بن ابی بکرؓ عن عائشہؓ: کان لواء رسول الله صلى الله عليه و سلم يوم الفتح ابيض، و رايته سوداء تسمى العقاب، و كانت قطعة من مرط مرحل ۔ (البدایۃ والنہایۃ ص:۲۹۳،ج:۴)

الفرق بين اللواء و الراية

قال الرشاطى: الرايات كانت بخيبر و انما كانت الالوية قبل۔

(عمدۃ القاری)

و فى شرح المسلم الراية العلم الصغير، و اللواء العلم الكبير۔ قلت و يؤيده حديث "بيدى لواء الحمد و ادم و من دونه تحت لوائى يوم القيامة"

قال التوربشتى: الراية هى التى يتولاها صاحب الحرب و يقاتل عليها و تميل المقاتلة اليها، و اللواء علامة كبكبة الامير يدور معه حيث دار ۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

و فى عمدة القارى: اللواء العلم الضخم علامة لمحمل الامير۔

بندہ

محمد شفیع عفا اللہ عنہ

دار العلوم کراچی ۱۴

۷/شعبان ۱۳۹۰ھ

Scanned with CamScanner